مولانا عبد المجید سالک کے درج ذیل شعر ؎

تمہیں اے مجاہدو جہان کا ثبات ہے ۔۔۔ شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

کی پیروڈی

تمہیں سے اے شکم ورو توا ہے اور پرات ہے
تمہاری توند مایۂ قدور راسیات ہے
تمہاری ہی ڈکار سے خروشِ شش جہات ہے
ضیافتی مجاہدو تمہاری کیا ہی بات ہے
جو تم نہ ہو تو بے ضیا یہ ساری کائنات ہے

کرو جو بزم میں کبھی نمائشِ دلاوری
تو کانپ جائے میز پر رکابی اور طشتری
جو گردنِ پرند پر رواں ہو تیز تر چھری
تو جذبۂ شکم وری یہ کہہ اٹھے ہری ہری
بٹیر کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

جو کوفتوں کو چکھ چکے تو فیرنی کو چٹ کیا
جو شوربے پہ آگرے تو خالی ایک مٹ کیا
گلو اسے لے کے تا گلو کا ورد تم نے جھٹ کیا
قضا جو لائی پیسنے کو تو اف کیا بٹ کیا
قضا سے بھی نہ جو ڈرے وہ پیٹوؤں کی ذات ہے

کبابِ مرغ سے اگر سجی ہوئی ہو طشتری
تو اس کو کھا کے فربہی میں منتقل ہو لاغری
گھٹیں جو چند بطخیں بڑھیں جہاں میں امتی
کٹیں جو چند مرغیاں تو قوم کی ہو زندگی
لہو جو ہے خروس کا وہ قوم کی زکوٰۃ ہے

کھائیں تیغ زن وہی کریں جو ذبح مرغیاں
چھری سے کھائے خوف جو چلائے کیسے گولیاں
دفاعِ ملک کی وہی اٹھائے ذمہ داریاں
جو کھائے سرخ کوفتے پیئے سفید یخنیاں
غلام ہے، وہ فطرتاً جو وقفِ دال بھات ہے